خلاصہ

دی گئی عبارت کو پڑھ کر اشارات کی مدد سے ۸۰ الفاظ پر مشتمل خلاصہ لکھیے۔ (/10)

محترمہ فاطمہ جناح ۳۱ جولائی ۱۸۹۳ء کو کراچی میں پیدا ہوئیں۔ وہ قائداعظم محمد علی جناح سے تقریباً ۱۷ سال چھوٹی تھیں۔ وہ ابھی چھوٹی ہی تھیں کہ ان کی والدہ محترمہ کا انتقال ہو گیا۔ ۸ برس کی عمر میں باپ کا سایہ بھی سر سے اٹھ گیا۔ ان دنوں قائداعظم محمد علی جناح ممبئی میں وکالت کر رہے تھے۔ والدین کے انتقال کے بعد انہوں نے فاطمہ جناح کو ممبئی بلا لیا۔

آپ نے ابتدائی تعلیم کراچی سے حاصل کی، ممبئی پہنچ کر وہ کانونٹ اسکول میں داخل ہو گئیں اور ۱۹۱۰ء میں میٹرک کا امتحان امتیازی نمبروں سے پاس کر کے انہوں نے سینیئر کیمبرج اور پھر ۱۹۲۲ء میں ڈینٹل سرجن کا امتحان بھی اعلیٰ نمبروں سے پاس کر لیا۔ ڈینٹل سرجن بننے کے بعد انہوں نے ممبئی میں اپنا کلینک کھول لیا۔ انسانیت کی خدمت اور سماجی کاموں کا جذبہ زمانہ طالب علمی ہی سے ان میں موجود تھا لہٰذا وہ دانتوں کی جراحی کے میدان میں انسانیت کی خدمت میں مصروف ہو گئیں۔ آپ ایک سچی اور پُر خلوص مسلمان تھیں۔ اعلیٰ انگریزی تعلیم و تربیت کے باوجود وہ اسلامی تعلیمات کی سچی پیروکار تھیں۔ محترمہ فاطمہ جناح ایک عظیم خاتون رہنما تھیں۔ آپ نے قیامِ پاکستان اور پھر پاکستان کے استحکام کے لیے نہ صرف ہر قدم پر اپنے بھائی قائداعظم محمد علی جناح کا ساتھ دیا بلکہ خواتین کو تحریکِ پاکستان میں رہنمائی فراہم کی اور انھیں عملی سیاست کے میدان میں لانے کے لیے بھی بنیادی کردار ادا کیا۔ پاکستان کے لوگ دل سے محترمہ فاطمہ جناح کا احترام کرتے ہیں اور انہیں مادرِ ملت کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ آپ نے ملک اور قوم کے لیے جو خدمات انجام دیں قوم انھیں کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔

اشارات:

- پیدائش
- ابتدائی تعلیم اور میٹرک
- کلینک کھولا
- تحریکِ پاکستان
- مادرِ ملت

خلاصہ

دی گئی عبارت کو پڑھ کر اشارات کی مدد سے ۸۰ الفاظ پر مشتمل خلاصہ لکھیے۔ (/10)

آلودگی کی بہت سی اقسام ہیں۔ ہر طرح کی آلودگی سے انسان اور ماحول کو نقصان پہنچتا ہے۔ جیسے فضائی آلودگی سے فضا گندی ہو جاتی ہے۔ جب ہم گندی ہوا میں سانس لیتے ہیں تو کئی طرح کی بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ہماری آنکھوں، پھیپھڑوں اور جلد پر فضائی آلودگی کا بہت برا اثر پڑتا ہے آبی آلودگی سے بھی ہمیں کئی طرح کے نقصانات ہوتے ہیں۔ کارخانوں اور فیکٹریوں کا آلودہ پانی مٹی اور زیرِ زمین پانی کو بُری طرح متاثر کر رہا ہے اسی وجہ سے آج ہیضہ، ٹائیفائیڈ، یرقان، اسہال اور کئی طرح کی دوسری بیماریاں عام ہیں۔ اِسی طرح اونچی اور تیز آواز سے پیدا ہونے والی صوتی آلودگی ہمارے کانوں اور دماغ پر بُرا اثر ڈالتی ہے۔ یہ اعصابی نظام کو بُری طرح متاثر کرتی ہے۔ صوتی آلودگی ہمارے اعصاب، ذہن اور جسم پر بُرے اثرات مرتب کرتی ہے۔ اس کی وجہ سے قوتِ سماعت اور قوتِ مدافعت میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں زندہ اور صحت مند رہنے کے لیے صاف ہوا، صاف پانی، پیڑ پودے اور پُر سکون فضا کی نعمت سے نوازا ہے لیکن ہم انسان پیڑ پودوں کو کاٹ کر دھواں اور زہریلی گیس اگلنے والے کارخانے لگا کر شور پیدا کرنے والی مشینیں اور سامان بنا کر اپنے ماحول کو آلودہ کرتے جا رہے ہیں۔ اس سے ہماری صحت اور زندگی پر بُرا اثر پڑتا ہے۔ ان آلودگیوں پر قابو پانے کے لیے ہمیں موثر تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔ معاشرے کے تمام لوگوں میں اس کا شعور پیدا ہونا چاہیے تاکہ لوگ اپنے ماحول کو صاف ستھرا رکھنے کے لیے مثبت کردار ادا کر سکیں۔

اشارات:

- آلودگی کی اقسام
- آبی آلودگی
- صوتی آلودگی
- صحت مند رہنا
- مثبت کردار

خلاصہ

دی گئی عبارت کو پڑھ کر اشارات کی مدد سے ۸۰ الفاظ پر مشتمل خلاصہ لکھیے۔ (10/)

مری پنجاب کا تاریخی مقام ہے۔ یہاں اپریل سے نومبر تک بہت اچھا موسم رہتا ہے۔ البتہ دسمبر سے مارچ تک شدید سردی پڑتی ہے۔ دسمبر کے آخری عشرے سے لے کر فروری کے ابتدائی عشرے کا دورانیہ شدید برف باری کا زمانہ ہے۔ اس دورانیے میں مری میں یخ بستہ موسم کا راج ہوتا ہے۔ مری میں سردیوں میں خوب رونق ہوتی ہے۔ سارا علاقہ برف سے ڈھک جاتا ہے تو ملک بھر سے برف باری کا منظر دیکھنے کے شوقین یہاں پہنچ جاتے ہیں۔ یہاں سردیوں کی شام بہت خوبصورت ہوتی ہے۔ برقی قمقموں کی رنگا رنگ روشنیوں میں یوں محسوس ہوتا ہے جیسے آسمان سے ستارے زمین پر اتر آئے ہیں۔ دِلفریب خوب صورتی اور دلکش نظاروں کی وجہ سے مری کو "ملکۂ کہسار" کہا جاتا ہے۔ مری کے مال روڈ کی ایک تاریخی اور تہذیبی حیثیت ہے۔ یہ جی۔ پی۔ او چوک سے شروع ہو کر پنڈی پوائنٹ تک جاتا ہے۔ اس کے دونوں طرف خوبصورت ہوٹل اور دکانیں موجود ہیں۔

مری کے بازار میں ہر قسم کی چیزیں دستیاب ہیں، جہاں سے سیاح اپنی ضرورت کی چیزیں اور تحائف خریدتے ہیں۔ مری کے مال روڈ کے علاوہ پنڈی پوائنٹ، کشمیر پوائنٹ اور باغ شہیداں بھی قابلِ دید مقامات ہیں۔ مری کے گردونواح میں نیو مری، گھوڑی کیمپ اور بھوربن بھی دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ نیو مری میں چیئر لفٹ اور کیبل کار سیاحوں کی دلچسپی کا محور ہیں۔ بچے، بوڑھے اور جوان چیئر لفٹ اور کیبل کار پر بیٹھ کر لطف اندوز ہوتے ہیں۔ پہاڑوں کے اوپر سے گزرتی ہوئی کیبل کار سے زمین کا دلکش منظر سیاحوں کو مسحور کر دیتا ہے۔ مری پاکستان کے خوبصورت ترین تفریحی مقامات میں سے ایک ہے۔

اشارات:

- تاریخی مقام • برف باری کا منظر • ملکۂ کہسار • قابل دید • تفریحی مقامات

خلاصہ

دی گئی عبارت کو پڑھ کر اشارات کی مدد سے ۸۰ الفاظ پر مشتمل خلاصہ لکھیے۔ (/10)

انسان ایک معاشرتی حیوان ہے۔ وہ معاشرے میں رہنے پر مجبور ہے۔ اسے قدم قدم پر دوسروں کے سہارے کی ضرورت پڑتی ہے۔ انسان وہی ہے جو دوسروں کا خیر خواہ اور ہمدرد ہو۔ اگر انسان دوسروں کے دکھ درد کو اپنا دکھ درد نہیں سمجھتا، تو وہ انسان کہلانے کا حق دار نہیں۔ دوسروں کے کام آنا اور مصیبت میں ان کی مدد کرنا ہی اصل انسانیت ہے۔ جب انسان میں جذبہء ہمدردی بڑھ جاتا ہے، تو وہ دوسروں کو اپنے آپ پر ترجیح دینے لگتا ہے۔ وہ اپنے ذاتی مفادات کو پس پشت ڈال کر اپنے بھائیوں کے مفادات کو اوّلیت دینے لگتا ہے۔ وہ اپنی خواہشات کو بھول کر اپنے بھائیوں کے کام آتا ہے۔ وہ اپنی ضروریات کی قربانی دے کر دوسروں کی مدد کرتا ہے، اس جذبے کا نام ایثار ہے۔ وہ معاشرہ جہاں لوگ ایثار و ہمدردی سے کام لیتے ہیں، زمین پر جنت کا نمونہ پیش کرتا ہے۔ ایسا معاشرہ اخوت کی بہترین مثال ہوتا ہے۔ اسلام ایسا ہی معاشرہ چاہتا ہے۔

خود غرضی ایثار کی دشمن ہے اور انسان ایک بہترین مخلوق ہے، یوں اس کی زندگی کے مقاصد میں انسانیت کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرنا ہے۔ تاریخ اسلام کے اوراق ایثار و ہمدردی کی روشن مثالوں سے بھرے پڑے ہیں۔ کفارِ مکہ کے ظلم و ستم سے تنگ آکر مسلمانوں نے اپنا گھر بار مال و دولت چھوڑ چھاڑ کر بے سروسامانی کے عالم میں مدینے کی طرف ہجرت کی اور اہلِ مدینہ نے اپنے مہاجر بھائیوں کے ساتھ جو حسنِ سلوک کیا، وہ قیامت تک یاد رکھا جائے گا۔ آپؐ نے ایک ایک مہاجر کو ایک ایک انصاری کا بھائی بنا دیا۔ انصارِ مدینہ نے اس نئے رشتے کو خون کے رشتے سے بھی بڑھ کر نبھایا۔ دنیا کی تاریخ اس طرح کے ایثار کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔

اشارات:

- معاشرتی حیوان • جذبہء ہمدردی • جنت کا نمونہ • ہجرتِ مدینہ • دنیا کی تاریخ

خلاصہ

دی گئی عبارت کو پڑھ کر اشارات کی مدد سے ۸۰ الفاظ پر مشتمل خلاصہ لکھیے۔ (/10)

ماہرین کے خیال میں لوگوں کی لکھائی سے اُن کی شخصیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے اِس لیے بچوں کی لکھائی کو بہتر بنانے پر توجہ دی جائے۔ اگرچہ بچوں کو اسکول میں لکھنا پڑھنا سکھایا جاتا ہے مگر گھر پر بھی اِن کی لکھائی کو بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ بچے والدین سے زیادہ اساتذہ کی بات مانتے ہیں اِس لیے اساتذہ اِن کی لکھائی پر ضرور توجہ دیں۔ زیادہ تر بچے لکھتے وقت شکلیں صحیح نہیں بنا پاتے اور اُلٹی سیدھی لائنیں بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ کچھ بچے کاغذ پنسل سے دُور رہتے ہیں۔ اِس لیے بچّوں کو لکھنا سکھانے کے لیے والدین کو بڑی محنت کرنا پڑتی ہے۔

چونکہ لکھائی میں بچوں کو کوئی فائدہ نظر نہیں آتا اِس لیے اُن کے لکھنے کے شوق میں کمی آجاتی ہے۔ بچوں میں لکھنے کا شوق پیدا کرنے کے لیے بہترین طریقہ یہ ہے کہ بچوں کے لکھنے کی مشق کا کسی خاص مقصد سے تعلق قائم کر دیا جائے۔ جیسے اگر کسی بچے سے اُس کی سالگرہ کے موقع پر کہا جائے کہ اپنے دوستوں کو بلانے کے لیے خود دعوت نامے لکھے۔ پڑھتے وقت بچہ دیکھتا ہے کہ حروف سے الفاظ کس طرح بنتے ہیں۔ اگر آپ کتاب پڑھ رہے ہوں تو اپنے بچے کو بھی شامل کر لیں، اُس سے مختلف حروف کی پہچان کرنے کو کہیں، ان الفاظ کے گرد دائرہ لگوائیں تاکہ الفاظ پڑھنے کے دوران ہی بچہ ذہن نشین کر لے۔

والدین اور اساتذہ کو چاہیے کہ وہ بچوں کو ایسا ماحول فراہم کریں جس سے اُن کے ذہن میں یہ بات بیٹھ جائے کہ پڑھنے کا لکھنے سے گہرا تعلق ہے۔ بچوں کو لکھنا سکھانے کے لیے مختلف کتابیں لا کر دیں جن پر وہ مشق کریں۔ بار بار مشق کرنے سے ہی بچہ لکھنے اور پڑھنے میں مہارت حاصل کرتا ہے۔

اشارات:

• شخصیت کا اندازہ • اساتذہ کی بات • لکھنے کا شوق • ماحول فراہم کرنا • مہارت حاصل کرنا

(/10)

دی گئی عبارت کو پڑھ کر اشارات کی مدد سے ۸۰ الفاظ پر مشتمل خلاصہ لکھیے۔

چینی کے استعمال نے ہمیں چیزوں کے اصل ذائقے سے محروم کر دیا ہے۔ بہت سے لوگوں کو تو در حقیقت چائے یا کافی کے اصل ذائقے کا تب ہی پتا چلتا ہے، جب وہ ان چیزوں کو چینی ڈالے بغیر استعمال کرتے ہیں چینی کا زیادہ استعمال نہ صرف جسم کو موٹاپے کی طرف مائل کرتا ہے بلکہ دیگر کئی امراض کی طرف بھی انسان کو دھکیل کر لے جاتا ہے۔ جیسے ذیابیطس، امراض گردہ اور بد ہضمی وغیرہ۔ ذیابیطس کا مرض تو عام طور پر چینی کے زیادہ استعمال سے پیدا ہوتا ہے اِسی لیے اس مرض کے مریض کے لیے چینی کا استعمال منع کر دیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر صاحبان دانتوں کے امراض کا سرا بھی چینی سے جوڑتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ہمارے آباؤ اجداد کے دانتوں کی مضبوطی کے بہت سے اسباب میں سے ایک یہ تھا کہ سفید چینی کے استعمال سے وہ بالکل ناواقف تھے۔ شہروں میں ڈاکٹروں کے کلینک مریضوں سے ہر وقت بھرے رہتے ہیں جب کہ دیہات کے لوگ جو چینی استعمال نہیں کرتے وہ دانتوں کے مسائل کا شکار کم ہوتے ہیں۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں یہاں تک نوبت آچکی ہے کہ بہت سے نوجوان ۲۰ سے ۳۰ سال کی عمر کے دوران اپنے قدرتی دانت کھو بیٹھتے ہیں اور انہیں مصنوعی دانت اور جبڑے لگوانے پڑتے ہیں۔ امریکہ کے غذائی ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر بچوں کو پیدائش کے بعد سے صرف شہد استعمال کرایا جائے تو وہ مرتے دم تک دانتوں سے محروم نہ ہوں گے۔ چھوٹے بچوں کے لیے تو چینی خاص طور پر مضر ہے کیونکہ ان کا معدہ زیادہ سخت چیزیں استعمال کرنے کے قابل نہیں ہوتا۔

اشارات:

۱۔ اصل ذائقے ۲۔ زیادہ استعمال ۳۔ دانتوں کے امراض ۴۔ مصنوعی دانت ۵۔ مضر